اسلامیات

سوال نمبر ۱

اسلام انسانی وقار اور عظمت کو کس طرح اجاگر کرتا ہے؟

جواب

تعارف

انسانی وقار اور عظمت اسلام سے پہلے مذاہب میں نہ ہونے کے برابر تھا۔ کیونکہ دوسرے مذاہب میں انسانی وقار و عظمت سے زیادہ دیوتاؤں کو اہمیت دی جاتی۔ ایک جیتا جاگتا انسان بے جان چیزوں کے سامنے سربسجود ہوتا اور ہندومت میں موجود رسم ستی بھی انسانی وقار کی واضح خلاف ورزی ہے۔ مگر اسلام نے ~~ہمیشہ~~ ہمیشہ انسانی وقار کو سربلند رکھا اسے خلیفۃ اللہ کہا۔ بے جان چیزوں کے سامنے سر جھکانے سے اس کو منع کیا۔ فرشتوں نے جب انسان کی پیدائش پر احتراز کیا تو اللہ تعالیٰ نے کہا جو میں جانتا ہوں وہ تم نہیں جانتے۔ اسلام نے عرب معاشرے سے زندہ درگور کرنے کی رواج کو ختم کر کے انسانی جان کو بھی عزت بخشی اور مساوات، رواداری، خوش اخلاقی کا سبق دیا۔ تاکہ ایک انسان اپنے آپ کو اعلیٰ و ارفع نہ سمجھے کسی بھی بنا پر چاہے وہ نسل ہو یا مال، رنگ ہو یا غربت اسلام میں سب برابر ہے۔ گویا اسلام کا ہر پہلو انسانی وقار اور عظمت کو اجاگر کرتا ہے۔

توحید کے ذریعے انسانی وقار اور عظمت کا اجاگر

اسلام کا سب سے پہلا عقیدہ "توحید" ہے۔ جس کے معنی ہے اللہ کو ایک ماننا اور اسی کی ماننا۔ تاکہ انسان دوسرے دیوتاؤں جو انسان نے خود ہی اپنے خدا بنائے جیسے چاند، سورج گائے

سانپ اور بے جان بت ان کے سامنے جھکنا انسانی وقار کے
خلاف ہے۔ اسلام نے عقیدہ توحید کا تصور دے کر انسان کو
بے جان بتوں کے سامنے سر بسجود ہونے سے بچا لیا تاکہ انسان
کی عظمت قائم رہے۔

قل ھو اللہ احد ہ اللہ الصمد ہ

(القرآن)

ع اک سجدہ جسے تو گراں سمجھتا ہے
ہزار سجدوں سے دیتا ہے آدمی کو نجات

مساوات کے ذریعے انسانی عظمت کا اجاگر

دنیا کا کوئی بھی مذہب مساوات کا درس نہیں دیتا سوائے اسلام کے۔
کہیں پہ امیر و غریب کا فرق ہے اور کہیں پہ رنگ و نسل اور اسی طرح
مذہبی رہنما جیسے پادری، پنڈت کو اعلیٰ سمجھنا بمقابلہ عام لوگوں کے۔
لیکن اسلام نے واضح الفاظ میں انسان کو نصیحت کی کہ سب
آدم کی اولاد ہے اور برابر ہے

"اے ایمان والو! تم سب آدم کی اولاد
ہو اور آدم کو مٹی سے پیدا کیا گیا۔"

(القرآن)

try to add the arabic of quranic ayats......

اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد لوگوں کے لیے نصیحت ہے تاکہ کوئی بھی کسی دوسرے
انسان کی کسی بھی حوالے سے بے عزتی نہ کرے۔

CamScanner

انسانی جان کی اہمیت

اسلام انسانی جان کو عزت بخشتا ہے۔ مختلف مذاہب میں جیسے کہ ہندومت میں شوہر کی وفات پر بیوی کو بھی جلا دیا جاتا تھا اس رسم کو ستی کہتے تھے۔ اسی طرح عرب معاشرے میں لڑکیوں کو زندہ درگور کرنا عام سی بات تھی اور دریائے نیل کو اس کے مقامی لوگ ہر سال ایک لڑکی اس میں ڈالتے تھے۔ اسلام نے ان جاہلانہ رسومات اور سوچ کا خاتمہ کیا اور بتایا کہ ایک انسان کا بے جا قتل پوری انسانیت کا قتل ہے۔

خطبہ حجۃ الوداع میں حضورؐ نے فرمایا کہ

"اے لوگو! تم لوگوں کی جان، مال اور عزت ایک دوسرے پر حرام کر دی گئی ہیں۔

بلا امتیاز
انسانی حقوق

دنیا میں ایک فرق ہمیشہ سے چلا آ رہا ہے وہ ہے ذات پات کا اور امیر و غریب کا۔ ~~عیسائیوں کے ہیں~~ ہندوؤں کے چار حصوں میں ذات پات کو تقسیم کیا گیا اور لوگ چھوٹے لوگوں کو دیکھنا بھی پسند نہیں کرتے تھے۔ لیکن اسلام میں اس طرح کا کوئی تصور نہیں جو ایک انسانی وقار کے خلاف ہو۔ اسلام نے تو غلاموں کو بھی آقاؤں کے برابر حقوق دیئے۔

"جو خود پہنو ان کو وہی پہناؤ جو خود کھاؤ ان کو وہی کھلاؤ"

Date

قتل کرنے کی ممانعت: انسانی جان کی بقا

اسلام سے پہلے لوگ غربت کی وجہ سے بھی اپنے بچوں کو قتل کر دیتے تھے۔ بعض دفعہ جائیداد میں حصہ دینے کے ڈر سے بھی اولاد کو بہن بھائیوں کو قتل کر دیا جاتا۔ اسلام نے اس عمل کو سختی سے منع کیا ہے۔

"اے ایمان والو اپنی اولاد کو مفلسی کے ڈر سے قتل نہ کرو"

(القرآن)

مذہبی و شخصی آزادی کے ذریعے انسانی عظمت کا اجاگر

اگر کوئی انسان کسی ایسے ملک میں رہتا ہو جہاں کے لوگوں کا مذہب اس کے مذہب سے مختلف ہو تو اس کو عموماً پسند نہیں کیا جاتا اور مختلف سلوک رکھا جاتا۔ یہ لوگ ہمیشہ ہوتے بھی اقلیتوں میں، اسلام نے ان کی بھی عظمت کا خیال رکھا کیونکہ یہ بھی انسان ہیں۔ اسلام نے ہمیشہ اقلیتوں یا غیر مسلموں پر زبردستی دین نافذ کرنے کی کوشش نہیں کی بلکہ ان کو شخصی اور مذہبی آزادی عطا کر کے ان کی عظمت و وقار کو گرنے نہیں دیا۔

"دین میں کوئی زبردستی نہیں"

(القرآن)

ریاست مدینہ میں موجود غیر مسلموں کو وہ تمام حقوق دیے گئے جو کسی مسلم کے پاس تھے۔ جب آپ کے دور میں ایک غیر مسلم کا قتل ہوا تو آپ نے اس کا بھی بدلہ لیا۔ کیونکہ انسانی جان

Day: Date:

07

اہمیت کی حامل ہے چاہے وہ جس مذہب سے بھی تعلق رکھتی ہو۔

add more arguments.

a 20 marks answer should have around 15 arguments and be on 7-9 pages.

CamScanner

سوال نمبر 2

سماج کے ارتقا کے لیے تزکیہ نفس ایک لازمی عنصر ہے؟

تعارف

انسانی سماج کی ترقی کا انحصار انسان کے اعمال پر منحصر ہیں۔ اگر ایک سماج کے رہنے والے لوگ اچھے اطوار و اخلاق کے مالک ہوں گے تو وہ سماج ترقی کرے گا اور اسی طرح اگر برے لوگ ہوں گے تو وہ سماج تنزلی کی طرف جائے گا۔ جس طرح انسانی معاشرے کی ترقی کا دارومدار انسان پر ہے اسی طرح انسان کی ترقی کی وجہ اس کا تزکیہ نفس ہے۔ جو انسان جتنا نفس کو قابو میں رکھتا اتنا ہی ترقی کرتا۔ اگر انسان اپنے نفس پر کنٹرول نہ رکھے تو اس پر اور حیوان میں کوئی فرق نہیں۔ انسان کو حیوان بننے سے بچانے کے لیے اسلام نے تزکیہ نفس کی اہمیت پر زور دیا ہے۔ کیونکہ تزکیہ نفس کے ذریعے ہی انسان میں اچھی اخلاقی اقدار جنم لیتی ہیں۔ جو اسے معاشرے کے لیے مفید بناتی ہے جب ایک معاشرے میں رہنے والے مفید ہوں گے تو گویا معاشرہ بھی ترقی کرے گا۔

سماج کے ارتقا کے لیے تزکیہ نفس ایک لازمی عنصر

تزکیہ نفس کی تعریف

تزکیہ نفس سے مراد ہے کہ دل و دماغ کی صفائی کرنا۔ اپنے دل اور دماغ کو برے خیالات سے بچانا۔ تاکہ انسان گناہوں کی طرف متوجہ نہ ہوں۔ جب انسان کے خیالات ہی نیکی والے ہوں گے تو وہ کام بھی نیکیوں والے کرے گا گویا اپنے خیالات، اعمال کو سنوارنا اچھی اخلاقی اقدار کو اپنانا تزکیہ نفس کہلاتا ہے۔

قد افلح من تزکھا

"بے شک وہ کامیاب ہوگیا جس نے اپنے نفس کو پاک کر لیا"

تزکیہ نفس کامیابی کی ضمانت

تزکیہ نفس انسان کی کامیابی کی ضمانت ہے۔ کیونکہ اگر وہ اپنے نفس کو کنٹرول میں نہیں رکھے گا تو عین ممکن ہے کہ وہ عقیدہ توحید کو بھی بھلا دے۔ عقیدہ توحید کے مطابق سب چیزوں کا مالک اللہ تعالیٰ ہے۔ مگر جب ایک انسان کے اندر برے خیالات حاوی ہوتے ہیں تو وہ بظاہر تو اللہ پہ یقین رکھتا لیکن دوسرے لوگوں کی مدد کا متلاشی بھی ہوتا۔ اللہ سے مدد مانگنے کے بجائے لوگوں سے مدد مانگتا اور مال و دنیا کو ہی سب کچھ سمجھتا۔ اس کے مقابلے میں تزکیہ نفس کرنے والا انسان اللہ کی رحمت سے مایوس نہیں ہوتا کیونکہ وہ برے خیالات سے بچا رہتا اور اس کا عقیدہ بھی صحیح معنوں میں قائم رہتا ہے۔

لا تقنطوا من رحمۃ اللہ

(القرآن)

تزکیہ نفس کے ذریعے آخرت کا پختہ یقین ہونا

انسان اکثر مختلف سوالات کا شکار ہوتا کہ یہ دنیا کیسے بنی، کب ختم ہوگی اور کیا ہوگا تو وہ پریشان ہو جاتا۔ کچھ مذہب کے لوگ تو اسی دنیا کو سب کچھ سمجھتے اور اسی میں اچھے کام کرنے کی کوشش کرتے۔ جب انسان کو یہ یقین ہی نہ ہو کہ وہ اپنے اعمال کا جوابدہ ہوگا ایک دن اور مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کیا جائے گا تو وہ برے کام

not readable.......

آسانی سے کر لیتا۔ مگر ایک شخص جس کو پورا یقین ہو کہ وہ اللہ کو جوابدہ ہے تو وہ اپنی طرف سے پوری کوشش کرتا کہ نیکی کے کاموں میں حصہ لیں۔

وبالاخرۃ ھم یوقنون

(القرآن)

تزکیہ نفس کے ذریعے اعلیٰ اخلاقی صفات کا اجاگر

تزکیہ نفس کے ذریعے انسان میں اچھے اخلاق پیدا ہوتے۔ جب ایک شخص کو معلوم ہوتا کہ میں اچھے طریقے سے پیش آؤں گا تو میرا رب بھی جو سے راضی ہوگا تو پھر وہ ایسے ہی کرتا۔ ایک اچھے اخلاق والے شخص کا معاشرے میں ہونا اس کی خوشحالی کا سبب بنتا کیونکہ باقی بھی متاثر ہوتے اس جیسے بننے کی کوشش کرتے ہیں۔ ایک انسان اپنی صحبت سے پہچانا جاتا اور صحبت اس پہ اثر بھی رکھتی ہے۔

تزکیہ نفس سے معاشرے کی ترقی

تزکیہ نفس معاشرے کی ترقی میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ ایک معاشرے میں امیر و غریب، مختلف نسل و فرقے کے لوگ ہوتے اگر انسان کا اپنے نفس پہ کنٹرول نہیں ہوگا تو وہ اپنے نسل اور اپنے فرقے کے لیے بہت آسانی کو پسند کرے گا۔ اس طرح معاشرے میں بگاڑ پیدا ہوگا جب کوئی قانون کی پاسداری کرنے والا نہ ہوگا۔ جب ہمیں صحیح غلط کا پتہ ہے تو تزکیہ نفس کرنے والا شخص ہمیشہ حق کا ساتھ دے گا چاہے باطل میں اس کا کوئی قریبی ہی کیوں نہ ہو۔

مثال کے طور پر

اسی لیے تو جب رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک معزز قبیلے سے تعلق رکھنے والی فاطمہ نامی عورت کو لایا گیا جس نے چوری کی تھی تو آپ نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا لوگوں نے کچھ رعایت مانگی تو آپ نے فرمایا اگر اس کی جگہ پر میری بیٹی فاطمہ ہوتی تو میں اس کے ساتھ بھی یہی کرتا، تم سے پہلے قومیں اس لیے تباہ ہوگئیں کہ وہ امیروں کو چھوڑ دیتی اور غریبوں کو سزا دیتی۔ اگر ایک معاشرے میں بھی اس طرح کا عمل ہو تو وہ معاشرہ بھی تنزلی کا شکار ہو جاتا۔

تزکیہ نفس سے بھائی چارے کا فروغ

آج کے اس نفسا نفسی کے دور میں کسی شخص کو اپنے علاوہ کسی کی پرواہ نہیں۔ اسی لیے ہر شخص اپنے آپ کو اعلیٰ سمجھتا اور دوسروں کی تکلیف کا خیال نہیں رکھتا۔ یہ اچھے اخلاق کے خلاف ہے اور تزکیہ نفس انسان کو اچھے اخلاق سکھاتا ہے۔ تاکہ انسان دوسرے کا دکھ بھی ویسے محسوس کرے جیسے اپنا کرتا ہو اور اس طرح کے احساسات سے معاشرے میں بھائی چارے کی فضا پیدا ہوتی ہے اور معاشرہ ترقی کرتا۔

اخوت اس کو کہتے ہیں چبھے کانٹا جو کابل میں
تو ہندوستاں کا ہر پیر و جواں بے تاب ہو جائے (اقبال)

تزکیہ نفس کے ذریعے مدد کرنے کا جذبہ پیدا ہونا

تزکیہ نفس سے انسان کے اندر مدد کرنے کا جذبہ بڑھتا ہے جب ایک شخص یہ خیال کرتا ہے کہ دوسرا شخص بھی میری طرح بھوکا ہوگا تو وہ اس کی مدد کرتا ہے ورنہ آج کے دور میں تو انسان

اپنے اوپر خرچ کرنے کے علاوہ کسی کا نہیں سوچتا۔ لیکن تزکیہ نفس
اس کی رہنمائی کرتا کہ وہ اپنے سے نچلے طبقے کی طرف دیکھے اور چاہیے
تو ان کی مدد بھی کر دیں۔ اس طرح لوگ غربت کی وجہ سے چوری اور
ڈکیتی سے بھی بچ جاتے اور معاشرہ پر امن رہتا۔

نتیجہ

ایک معاشرے میں پر امن اور خوشحال ماحول تب پروان چڑھ سکتا
جب ایک دوسرے کا خیال رکھا جائے۔ رشتوں کے تقدس
کو پامال نہ کیا جائے اور جس طرح اپنی جان، عزت اور مال کا
خیال رکھا جاتا دوسرے کا بھی کیا جائے۔ تزکیہ نفس انسان
کو یہ سبق بار بار یاد دلاتا تاکہ وہ اس پر عمل کریں۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

"اے لوگو تم پر ایک دوسرے کا مال، جان اور
عزت حرام کر دی گئی ہے"

4

07